منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم
توریت بلا تورپہ انجیل بہ بیل
منشور محمدی
یا خاتم و مہر آمدہ منشور محمد
گویان صفت و سیرت پیغمبر محمد
نمبر ۱۳ مطبوعہ ۹ جمادی الاول ۱۲۹۰ ہجری روز شنبہ جلد ۲
لا الٰہ الا اللہ منشوی موحد محمد رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعت رسول
کھلتے تقریر موحد کے ہین پھول

لکھنؤ سے اک شکوفہ جور کا
یعنی پرچہ پادری مسمور کا

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین
خار کے مانند حق کی راہ مین

نام رکھا شمس ہے اخبار کا
نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا

تہمت عیسی کے منادی پر لگا
کرتے ہین توہین فخر انبیا

افترا بہتان و الزام قبیح
سرور عالم کو ہرتے ہین صریح

اور خصوصًا ہین جو کاتا دری
تازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری

سو فینو نیکیطرح بی نام و ننگ
جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ

کرکے تحریف سخن مین بیل بیل
روغن شپر کو کہتے ہین عسل

الامان ایصانع چرخ کہن
ماٹ گجری نیلکا ہی جو ش زن

دین حق بچوانے ہین ہم استوار
ہین دل و جان سے محمد پر نثار

دافع ظلمت ہی یہان نام خدا
نور منشور محمد مصطفا

سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد بود فخر الاولین

سارے نبیون سے دل اپنا صاف ہے
بدزبانی شیوہ اجلاف ہے

خود رو مین گوہر عیسے ہی طاق
چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

مذہب احمد ہی توحید احد
شرک کو تثلیث کرتا ہے رد

قال حق ہے قل ہو اللہ احد
باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

بی پدر فرزند پیدا او کند
طفل را در مہد گویا او کند

آدم و حوا کے کب ماں باپ تھے
قدرت خالق سے پیدا ہوے تھے

ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا
ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا

ہی سزا مشرک کی ناہی کی بجا
اک خدا کو تین مین کرنا حلول

خوف خالق سے ڈرہای مشرکو
اک خدا کو تین سے تبرا ہے تو

جاہلیت کے اس رسم کا منشا محض ایک وہم باطل
اور عقیدہ خلاف حق تھا۔ اور نہ شریعت و سوی دین
اسکی حرمت تھی ایسے رسم کی رعایت تہیک
تہیک قاعدہ قدرت اور رسم فطرت کے خلاف
ہے کیونکہ اک شخص جو اک مرد کا پسر صلبی نہین
ہے اسکو خلاف واقع ایسا قرار دیکے پسر صلبی کے
احکام اسپر قایم اور مرتب کرتے ہین۔ اور یہہ
رسم صریح عادت الٰہی کے خلاف ہے کیونکہ
پسر صلبی وہی ہوسکتا ہے جو عادتاً شخص منسوب الیہ
کی صلب سے پیدا ہوا ہو۔ اسی حقیقت پر کلام مجید مین
اشارہ ہوا ہے۔ ماجعل ادعیاءکم۔ ذالکم قولکم
بافواہکم (یعنی) یہ ایک بات اور بھی قابل ذکر
ہے کہ پادریصاحب اسکو اذن مخصوص کیون کہتے
ہین۔ یہ انکی نافہمی ہے (۱) یہ اباحت عام ہے
لکیلا یکون علی المومنین حرج فی ازواج ادعیاءہم
(۲) یہ کہ تمام۔ سوم جاہلیت کی اصلاح اور تہذیب
عمل مین آئے ہے۔ کہ خاص اک اسی رسم کے اور
قرآن مجید مین جملہ اخلاق باطلہ اور رسوم خلاف
اور عادات نالایق کا تزکیہ کیا گیا۔ اور یہہ تزکیہ
اور تہذیب اس قرینہ پر ایسی فضیلت کے ساتھ
ہوا ہے کہ عہد جدید کے باعث اس سے بمدارج
کثیرہ۔ ہو الذی بعث فی الامیین رسولا
منہم یتلوا علیہم ایتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ

وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین قال اہل عرب
عرب اس معاملہ مین متفکر تھی تو یہہ سنے زینب کے
محبت کیون چھپائے اور کس واسطے لوگون سے
انتہی اقول محبت کا چھپانا وہی اک افترا اور بہتان
ہے جو معترض کی بدنیتی سے انکے ذہن مین سمایا ہے
اور وہی خلاف حق بات ہے جو کسی طرح واقع کے
مطابق نہین ہوسکتی کیونکہ اہل عرب کا تعجب تو اس
امر پر پیدا ہوا کیونکہ یہہ نکاح انکی رسم کی
خلاف واقع ہوا تھا تو پھر اسصورت مین محبت کے
چھپانے کو کونسا موقع اور زمانہ تھا۔ یہہ ایسی
خلاف حق اور جھوٹ بات ہے کہ خود بخود اسکا
نادرست ہونا ظاہر ہوا جاتا ہے۔

پادریصاحب کو اک وجہ اعتراض کی اس لفظ پر
ہوگی۔ وتخفی فی نفسک حالانکہ دلمین چھپانا اور
بات ہے اور محبت یا عشق چھپانا اور بات ہے
اور جو کوئی اسکو محبت چھپانا سمجھے یہ اسکی خبث
سیرت اور بد باطنی کی دلیل ہے ورنہ قرآن کا
لفظ تو اسپر کسیطرح اشارہ بھی نہین کرتا بلکہ
صریح اسکی خلاف دلالت کرتا ہے یعنے اسی جملہ
کے ساتھ کا دوسرا جزو اللہ مبدیہ یہہ صاف
ظاہر کرتا ہے کہ اسی امر کا اخفا ہوا جسکا بعد من
(ابدا یعنی) اظہار ہوا یعنے زید و زینب مین طلاق
و افتراق کے بعد زینب کے نکاح کا قصد چنانچہ

ہی بات بعد مین ظاہر ہوی اور یہ بھی کہ اور یہ کونسی بات
نہین ہوا - پس یہہ توجیہہ کہ زینب کی محبت یا فوائد
طلاق چھپائی محض بدگمانی اور خلاف تصریح قرآن
ہے - علامہ طبرسی مجمع البیان مین فرماتے ہین
انہ سبحانہ اعلم انہ یبدیہ ما اخفتہ ولم یظہرہ فی التنزیل
فقال زوجناکہا فلو کان الذی اضمر محبتہا وارادۃ
طلاقہا لاظہر اللہ تعالی مع وعدہ بانہ مبدیہ انتہی
امام بغوی صاحب معالم التنزیل فرماتے ہین ۱۲
ان اللہ اعلم انہ یبدی ویظہر ما اخفاہ ولم یظہر
غیر تزویجہا منہ فقال زوجناکہا فلو کان الذی
اضمرہ رسول اللہ محبتہا وارادۃ طلاقہا لکیلا
یظہر ذلک لانہ لا یجوز ان یخبر انہ یظہر ثم یکتمہ
فلا یظہرہ انتہی -
جب کہ پادری صاحب خلاف حق اور جھوٹ اعتراضات
کر چکے تو پھر خلاصہ کے طور پر وہی نالائق شبہات
مکرر بیان کرتے ہین **قال** اب جو کوئی ان
باتون کی بابت تھوڑی سی بھی فکر کریگا اُسے
معلوم و یقین ہو جائیگا کہ یہہ آیتین اور یہہ مقدمہ
صاف گواہی دیتی ہین ۱۲ ثابت کرتے ہین کہ
محمد کا دل نفسانی خواہشون سے بھرا تہا اور ہوا
و ہوس ایسی غالب تہی کہ چار عورتون پر قناعت
نہ کرکے اور عورتین کرنے کو آیات مذکورہ اپنی طرف
ظاہر کین انتہی - **اقول** ہماری جواب سابق سے
ثابت ہے کہ یہہ آیتین اور یہہ مقدمہ صرف ایسے
ہی شخص کے نظر مین خلاف معلوم ہونگے جو خود
ہی باطن اور خبیث سیرت ہوگا ورنہ نیک طینت
اور صاف دل آدمی کے لئے ان آیات مین کوئی
جائی طعن و الزام نہین - جناب تقدس مآبی
کے حالات سوانح عمری کے ملاحظہ سے مخالف و
معاند بہی اسبات کے قایل ہین کہ آنجناب امور
دینوی مین بڑی زاہد اور لذات دنیاوی سے
مبرا اور نفسانی خواہشون سے پاک تہے چنانچہ
اسکی شہادتین اگے نقل ہونگی - خصوصًا ازواج
کے باب مین زیادہ تر کہ کوئی نفس پر صبر اور
نفسانی خواہشون پر صبر تھا کیونکہ باوجودیکہ
عرب مین ازواج کی کثرت کا عام دستور تھا مگر
۵۳ و ۵۴ برس کی عمر تک جناب پیغمبر کے عقد
مین صرف ایک ہی عورت تہی پس کیا ایسا آدمی
جسکا دل نفسانی خواہشون سے بھرا ہوا ہو وہ تمام
جوانی کے ایام مین ایک ہی عورت پر قناعت کریگا
باوجودیکہ اسکی ملک کے رسم کثرت ازواج کو جایز
کرتی ہو - اور کیا ممکن ہے کہ ایسا شخص اپنی ملک
کے دستور اور طبیعت کے مقتضا اور خواہش کے خلاف
اپنے واسطے ازواج کے بارے مین سخت قید اور
ممانعت کلی قایم کرے - جیسا کہ لا یحل لک النساء
من بعد ولا ان تبدل بہن من ازواج ولو اعجبک

حسنہ ہین ہے - اور یہہ اعتراض تو مغالطہ
پر مبنی ہے کہ چار پر قناعت نہ کرکے اور عورتین کرنی
کو آیات مذکورہ ظاہر کہین - کیونکہ عرب کے رسم مین
چار تک کی قید نہ تھی اور نہ وہ آیتین زائد عورتین
کرنیکا حکم دیتی ہین بلکہ ما یحل لک النساء الخ صریح
اسکے خلاف ہے اور قطعاً زیادہ عورتین کرنے
کو منع کرتا ہے - پھر ایسے صاف اور صریح احکام
کا خلاف ہم کیا تصور کرین کہ پادری صاحب ناحق
کوشی اور حق پوشی کو راہ سے صریح جہوٹ اور
خلاف واقع باتین کرتے ہین **قال** مگر ایسے نبی کے
حق مین ہم کیا کہین جو اپنی نفسانی خواہش عمل مین
لانیکو اور اپنی عیب پر پردہ ڈالنے کے لئے دعوی
کرے کہ خدا نے اپنی احکام سے تجاوز کرنیکا مجھے
حکم دیا ہے **اقول** یہہ اسی فرضی تجاوز پر اشارہ
ہے جسکا بطلان سابق کے بیان مین ہو چکا ہے
یعنے یہہ محض غلط فہمی ہے کہ ایہ انا احللنا لک ازواجک
الخ خلاف حکم فانکحوا ما طاب لکم الخ ہے کیونکہ یہہ
دونون ہمسر آیتین ہین پہلی آیت مین صرف نبی
کے ازواج سابقہ کی تحلیل ہے اور دوسری مین عامہ
مسلمین کے لئے ازواج کا انتخاب شرعی مذکور ہے
کیونکہ آیت انا احللنا الخ مین استقبال کی پروا نہین
ہی ہے تو یہ جو کہنا بڑی نادانی ہے

سوال جواب طلب

ایک شخص مذاتہ ایسا نیک کردار ہے کہ دو مرتبہ بوم
بد چلنی سزایاب ہو کر دو بار کہو سے پھر نوکر ہو گیا اور
بہ تقاضائی بدکرداری و بدافعالی بقول مہدی علیہ السلام
خوئی بد در طبیعتی کہ نشست - نرود جز بوقت
مرگ از دست - پھر بعلت غبن ماخوذ ہو کر معزول ہوا
اور گرفتار آیا اور بثبوت جرم ایکسو چوالیس روپیہ جرمانہ
بھرا اور چالیس ضرب بید سے پشت و سرین کو رشک
داغہای پرطاؤس بنایا اور تین برس تک جہلخانہ
گورنمنٹ مین بامشقت قید رہا بعد رہائی کے حلیہ اوسکا
بذریعہ گزٹ تمام اضلاع پنجاب مین بحکم مانع روزگار
مشتہر ہوا جب مجرم نے دیکہا کہ اجرای گزٹ گورنمنٹ سے
دروازہ روزی کا بند ہو گیا تو سرشتہ مشن امریکن مین
پہونچا اور اپنی حالات گزشتہ بدکرداری اور سزایابی
کو اخفا کرکے ادل عیسائی ہوا بعد اوس کے واعظان
دین مسیحی کو دہوکا دیکر خود پادری بنگیا بعد تیرہ ۱۳ برس کے
یہہ عقدہ کھلا کہ یہ شخص بذاتہ سخت بدافعال ہی صرف
بطمع حصول نوکری عیسائی بنکر واعظ ہو گیا ہی تب
تب پیشگاہ لارڈ بشپ سے اوسکی بدافعالی اور دہوکہ
دہی کی باز پرس ہوی ہنوز مقدمہ زیر تحقیقات ہی
اور شخص مذکور چاہتا ہے کہ اپنی عادت قدیم کے موافق
قبل فیصلہ مقدمہ دہوکہ دہی کے سرکار گورنمنٹ سے کوئی

یہ مراج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم غم کے چھپا

وقت تنگی میں رکھا ہے کیا
حاصل دنیا کو وہ سمجھے ہیں دام
سرخ و دخان و سیم و زر ہی میں پھنسے
عیش و تنعم ہی مگر خواب و خیال
چاہتے ہو گر نجات اخروی
چھوڑ دو ہٹ دھرمی بھائیو

ہیں فقط وہ اک مزہ ری ظاہرا
دین حق سے اگر بہرہ ہی نہ ہو
سر بسر سے ہو رہی تیز پر
ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال
دین احمدی کرو تم پیروی
بحث حق منکرو کلمہ پڑھو

اخبار

خیوا

اخبار عالم میں مرقوم ہے کہ ایک خاص تار برقی دریائے جو شہر سینٹ پٹرس برگ دار السلطنت روس میں آیا اوس سے معلوم ہوا کہ خیوا فتح ہو گیا اور اخبار الوڈ روس میں لکھا ہے کہ بادشاہ خیوا نے رعایا میں سے فی گھر ایک ایک آدمی اور ایک ایک بندوق اور ایک ایک تلوار لی ہے اور اس قسم کی فوج رعایا کی شاہ خیوا کی طرف سے مقام کنگراد میں جمع ہو گی اور قلعہ دشانی میں یہ فوج مرتب ہو کر مقام ارگا کو روانہ ہو گی ایک کارسپانڈنٹ اخبار ٹائمس لندن کا لکھتا ہے کہ جو فوج مقام کنڈلی واقع مشرقی کنارہ کاسپین کے زیر حکم کرنل لوماکن صاحب کے روانہ ہوئی ہے اس فوج نے بہت اچھا قریب کا راستہ واسطے ملک خیوا کے دریافت کیا ہے سوائے پندرہ میل کے سفر کے ہر جگہ پانی موجود ہے مقام اسٹارہ یر ایسنا

کے بیوں نے بزا کام دیا ہے۔ اسٹر نیشنل
فیوز نمبر ۵۰۷ مرقومہ ۱۸۷۳ء میں لکھا ہے کہ
روس نے سفیر خان کو کند کو خطاب ارزرائی
اسٹنی لس عطا فرمایا ہے فقط۔

تجویز مفید

اخبار مندرجہ ذیل میں گزارش ہے کہ اخبار
اہل بصیرت جو ملک روم میں چھپتا ہے اوس کے ذریعہ
سے معلوم ہوا کہ شہر قسطنطنیہ دار السلطنت ملک
روم میں ایک کمپنی یعنے جماعت اہل اسلام کی
اس غرض سے مقرر ہوی ہے کہ مابین مقام اور
مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک ریل کی سڑک بنائی
جاوے سوائی اہل اسلام کے اور کسی غیر قوم کا
آدمی اس سڑک کے حصہ میں شریک نہو گا۔

بقیہ جواب بعض اقوال شمس الاخبار

یہ دونوں حکایتیں طامس انکلس صاحب نے مراۃ الصدق
میں بیان کی ہیں اب میں کہتا ہوں کہ اولیاء کرام
کو اپنے مقتداؤں پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق
ہے ظہور کرامات ثمرہ کمال ایمانی ہے **قول شمس الاخبار**
صاحب ممدوح کو لازم تھا کہ پہلے اپنے نبی کی نبوت
ثابت کر لیتے جسکے ہم منتظر تھے **مقولہ صداقت آثار**
ماشاء اللہ پادری صاحب کی فہم بھی نہایت عالی ہے
وجود اولیاء کرام کو اثبات نبوت سے کچھ تعلق نہیں
سمجھتے ایسا صاحب خادمان رسول کی ولایت ثابت

مسمی بہ مظہر حق

مسمی بہ مظہر حق

مسمی بہ مظہر حق

جسکو اونہون نے بفرمان پادری مرہا انجلو صاحب
پیشوائے لشکر گوالیار کے پادری نے بیدمی صاحب
مرحوم کے رسالہ سے اردو مین ترجمہ کرکے بمقام گوالیار
سنہ ۱۸۱۸ء مین بطور تردید مذہب فرقہ پروٹسٹنٹ کے
جانب فرقہ رومن کاتہلک سے چھاپا ہے کچھ باتین
لکھتے ہین جنسے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ اصل کتاب
مقدس بالکل جہان مین نہین رہے اور جو نقل اوسکی
پسر ہوی تھی وہ بھی نہین رہے اور اب جو کتابین
موجود ہین یہہ ایک ربع بھی اصل پہلی کا نہین ہین
اور غلطیون اور تحریف اور تبدیل سے پُر ہین اور ایمان
اور نجات کا کافی وسیلہ ہرگز نہین ہین - چونکہ اپنی
طرف سے کچھہ تغیر یا تبدیل عبارت طامس صاحب کا
ہمکو منظور نہین اسواسطہ اصل عبارت رسالہ مذکور
کے بعینہ نقل کر دیتے ہین تاکہ جس شخص کو اشتباہ
ہووے اصل رسالہ مراۃ الصدق مین دیکھہ کر تسلی
کرلیوے اور یہہ عبارت صاحب موصوف نے صفحہ
۱۶۹ سے شروع کی ہے اور وہ یہہ ہے اگر انسان
اپنا ایمان اپنی سمجھہ کے مطابق کتاب مقدس پر منحصر
رکھے تو ضرور ہے کہ وہ چہہ چیزون مین کلیہ دلچسپی
اور دریافت پہلے حاصل کرے اول یہہ کہ بالضرور
معلوم کرے کہ کتاب جو وہ اپنے ہاتہہ مین رکھتا ہے
وہ اصل کتب مقدس صحیح ہے یا نہین دوسری یہہ کہ
کہ اوسکے پاس کل کتاب ہے کہ نہین - تیسری یہہ کہ
کتاب مقدس الہامی اور خدا کے ارشاد سے ہے
چوتھی یہہ کہ کسی نے کتاب مقدس مین غلطی نہ کی
ہو پانچوین یہہ کہ وہ اسے سمجھہ سکتا ہو چھٹی
یہہ کہ سب چیزین جو نجات کے واسطے ضرور ہین آیین
ہون - پہلے یہہ کہ بالضرور معلوم کرے کہ کتاب جو
اپنے ہاتہہ مین رکھتا ہے وہ اصل صحیح ہے ایسا کون
پروٹسٹنٹ اپنی خاص تمیز سے یہہ نہین پہچان سکتا۔
کیونکہ کتاب مقدس فقط ایک کتاب ہے مردہ حرفون سے
بھری ہوی اور اپنی حق مین گواہی نہین دے سکتی
سوائے اسکے عالم و فاضل اسبات سے سب متفق ہین
کہ اورشلیم کی ہیکل اور شہر کے ساتہہ وہ کتاب مقدس
جو موسیٰ اور قدیم پیغمبرون کے ہاتہہ کی لکھی ہوی تھی بہ
قدر سے عہد مین اسیرین کی چڑہائی مین تا ختم
تاراج ہوگئی بحوالہ - ہسٹر کلیس لوسٹ ب ۲ س ۸
اور اگرچہ کتاب مقدس موصوف کو اوسکی نقل مطابق اصل
سے ایزرا نبی نے پھر موجود کیا تہا مگر یہہ نقل بھی اظالمون
کے آیندہ ظلمون کے وقت لٹ گئی بحوالہ پرسیس ڈیزرٹ
۱۰ ان ب پ وانس کا لیکشن جلد ۲ صفحہ ۵ پس ایک
شخص اپنی خاص رائے اور تمیز کے تقویت پر کہہ نہین سکتا
کہ کتاب مقدس جو اوسکے پاس ہے سچی اور اصلی ہے
یا نہین بحوالہ کتاب مذکورہ بالا دوسری یہہ کہ جو وقت
کسی پروٹسٹنٹ کے پاس کتاب مقدس ہوتی ہے وہ
خواہ مخواہ یقین کرتا ہے کہ اوسکے پاس کتاب مقدس

یہودی ہے کیونکہ اگر کوئی مقدس کا کہے تو مبشک
اوس کے پاس ایک جزو ہو اور کلام الٰہی کا کل نہین
اب مین پروٹسٹنٹون کو دکھلا سکتا ہون کہ کتاب مقدس
مین بہت حصے کم ہین کیونکہ ایک عالم ثابت کرتا ہی
کہ کم سے کم بیس کتابین جلد مقدس کے بالکل کہوئی
گئی ہین بحوالہ دیباچہ کانٹون چارون انجیلون کے
باب مین - اگر تمہین میری بات مین شک ہو تو اپنی
کتاب مقدس مین مفصلہ ذیل کے صحیفون اور متنون
کو دیکھو اور دہونڈو کتاب اعداد باب ۲۱ - آیت ۱۴ مین
لکھا ہے کہ یہہ خداوند کے جنگ کی کتاب مین لکھا ہے
وہ جنگ کی کتاب کہان ہے پھر جوشوا کے باب ۱۰
آیتہ ۱۳ مین لکھا ہے کہ کیا یہہ جاشار کی کتاب مین
نہین لکھا ہے - مین پروٹسٹنٹون سے پوچھتا ہون
کہ جاشار کی کتاب کہان ہے - سموئیل کے باب ۱۰
آیت ۲۵ مین لکھا ہے کہ سموئیل نے بادشاہت کا
طور و قاعدہ قوم سے کہا اور ایک کتاب مین لکھکر
اوسے خداوند کے آگے رکھا - یہہ کتاب قواعد
سلطنت کی بھی کہوئی گئی - پھر کتاب سلاطین کے باب
۴ آیتہ ۳۲ مین لکھا ہے کہ سلیمان نے تین ہزار
تمثلین بنائین اور اوسکو مزامیر ایک ہزار تھے ابدہ
مزامیر سلیمان کہان ہین - پھر کرانیکل کے وقایع کے
باب ۲۹ آیتہ ۲۹ مین لکھا ہے کہ داؤد سے اعمال پہلے سے
پہلے تک سموئیل سیر کے کتاب اور ناتھن پیغمبر کی

کتاب اور گیند سیر کی کتاب مین لکھی ہین ان دونون
نبیون کی کتابین کہان ہین - پھر دوسری کرانیکل
کے باب ۹ - آیت ۲۹ مین لکھا ہے کہ کیا یہہ ناتھن
پیغمبر کی کتاب اور شلونیٹ احیا کی پیشین گوئی اور
اینڈو شیر کی بشارتون کی خوابون مین نہین لکھا ہے
یہہ کتابین بھی گم ہوگئین - پھر باب ۱۲ - آیتہ ۱۰
مین لکھا ہے کہ کیا یہہ شمیہ پیغمبر کی کتاب اور اینڈو
کی کتاب مین متضمن شجرہ نسبتون کی مندرج نہین ہے
یہہ کتابین بھی مفقود ہین - پھر باب ۱۳ - آیتہ ۲۲
مین لکھا ہے کہ اوس کے راہین اور اس کے کلام
اینڈو کی تواریخ مین لکھی گئی تھی - یہہ کتاب بھی
ناپیدا ہے - پھر باب ۲۰ - آیتہ ۳۴ مین لکھا ہے کہ
وے جہنون کی کتاب مین لکھی گئی تھی پھر باب
۳۳ - آیتہ ۱۹ مین لکھا ہے کہ وے سیر کی کلامون
کے درمیان لکھی ہین - پھر دی پولوس نے قرنتیون
کو تین مکتوب لکھی اونمین سے پہلا کہویا گیا -
کیونکہ اومین جسے ہم پہلا کہتے ہین پولوس لکھتا ہی
کہ مینے تمہین ایک مکتوب مین لکھا ہے - پس وہ
مکتوب جو اوسنے اونہین پہلے لکھا تھا کہان ہے
پھر دی پولوس لاودیہ والے مکتوب کو گرزمین
پڑہنے کا حکم دیتا ہے چنانچہ فلیسون کے باب ۴
آیتہ ۱۶ مین لکھا ہے کہ لاودیہا کی کتاب کو تم بھی
اکلیسیا مین پڑہو - یہہ کتاب بھی کہوئی گئی پھر اور

بہی بہت سے کام ہین جو عیسیٰ مسیح نے کئے وہ اگر
وے جا جا اقلیدس ہوتے تو مین گمان کرتا ہون کہ
کتابین جو لکہی جاتی دنیا مین سما نہ سکتین یوحنا کا باب
۲۰- آیتہ ۳۰ پہر ولی کشتن تراقن کی بابت اپنی تحریر
مین لکہتا ہے کہ یہودیون نے توریت مین سے بہت
سمن غائب کردی تاکہ انجیل مقدس مطابق اون کے
معلوم ہو- تو پس پروٹسٹنٹون کے پاس کتاب مقدس
پوری نہین بلکہ کلام ربانی کا ایک چوتھا حصہ اونکے
قبضہ مین ہے- تیسرے یہہ کہ اوسے بخوبی معلوم ہو
کہ کتاب مقدس الہام ربانی سے ہی یہہ بات
کوئی پروٹسٹنٹ اپنی خاص دانش سے جان نہین
سکتا کیونکہ کتاب مقدس کونسی جگہہ خبر دیتی ہے کہ
موسیٰ نے الہام ہوا کے توریت لکہی یا کہ اپوسٹلون
یعنے حواریون نے لذر دیے الہام انجیل مقدس کو
تحریر کیا دے طبیعت سے انسان تھی سہو و خطا سے
مجبور اور کسطرح کوئی پروٹسٹنٹ جان سکتا ہے کہ
وے ناخطا لکہنے والے تھے-

چوتہی یہہ کہ ایک پروٹسٹنٹ کو کلیتہ صداقت ہو کہ کتاب
مقدس مین کسیطرح کی غلطی یا اختلاف نہین
ہوا اور یہہ کہ وے لفظ بلفظ وہی کتاب ہے جو
مولفون نے خلبند کی تھی یہہ بہی وہ اپنی خاص قسم کے
رسائی سے تحقیق دریافت نہین کر سکتا کیونکہ کتاب
مقدس جرمنی یونانی لاطینی زبان مین لکہی گئی تہی

اور اس لئے کہ اب خاص اوس زبان مین نہین
جسمین کہ اول تحریر ہوی تہی بنا پر کتاب مقدس
تبدیل کو ذریعہ اور رکھا- السنہ زبیت کے معلم نے
انگریزی زبان مین ترجمہ کیا تہا اسمین
زیادہ ناقص اور پر غلط کی گئی تہی کہ اکثر علماء پروٹسٹنٹ
نے مع بادشاہ جیمس اول کے اوسکی بابت ایک عام
فریاد و فغان برپا کیا چنانچہ فہرست بعضے مقامات
ریم کی انجیل مین لکہا ہے کہ تبدیل کے ترجمہ انجیل
مین سنسٹیل بشپ نے دو ہزار نقص و اختلاف
ظاہر کئے- پھر بشپ والٹس کا کالیکٹ جلد ۳ صفحہ ۱۸
مین لکہتا ہے کہ مسٹر بروٹن ایک پروٹسٹنٹ فاضل
نے کونسل کے لارڈ لوگون کو لکہا اور صحیح ترجمہ کی
درخواست کی چنانچہ وہ کہتا ہے کہ انجیل مقدس کا
ترجمہ جو کہ اب انگلنڈ مین ہے غلطیون سے بہرا ہے
اور بشپون سے بہی بروٹن مذکور کہتا ہے کہ اونکا
ترجمہ انجیل خود زبان انگریزی مین ہے آٹھ سو
اٹھتالیس جگہہ مین توریت کے متن و مضمون سے
برعکس ہے اور بہتون کے لئے انجیل مقدس رد
کرنیوالے اور دایمی شعلہ مین گرنے کا سبب ہوتا ہے
پھر ترپل کا رد صفحہ ۱۴ مین لکہتا ہے کہ استافیلس
نے مارٹین لوتہر کی نئی انجیل مین قریب ایکہزار کے
اختلاف پایا ہے اور بادشاہ جیمس اول کے حضور
ایک عرضی جو اس مقدمہ مین گذری اوسمین درج تہا

سی تر ہو۔ زیادہ سے زیادہ فارسی کی کتابین اسمین شامل ہے
بنرا ان دستیاب اور تفسیر مین جو اردو زبان کی رو سے
ہم سے کم درجہ کی ہین مختلف ہے۔ بہت سے
مقام ایسے ہین جہان لفظ چھوڑ دین فرمودہ کو تو
کتاب عام نماز مین موجود ہے اور جسپر پروٹسٹنٹ
پادری بحلف اپنے پذیرائی و رضامندی اقرار کرتے
ہین دیکھو اور پھر اسی چھوڑ دیون فرمودہ کو پروٹسٹنٹون
کے کتاب مقدس مین مطالعہ کرو تو دیکھوگے کہ چار
آیتین نماز کی کتاب مین بہ نسبت کتاب مقدس کے
کم ہین جو یہ چارون آیات کلام الٰہی سے ہین تو
کتاب مقدس سے کیون چھوڑ دین ہین اور جو کلام
الٰہی سے نہین ہین تو پروٹسٹنٹ عام نماز کی کتاب
مین اون آیات کے عدم صداقت کیون نہین ظاہر
کرتے حقیقت یہہ ہے کہ پروٹسٹنٹون نے یا کچھہ
بڑہانے سے یا گھٹانے سے اس پیشین گوئی کی
لفظون اور خدا کے کلام کو بگاڑا ہے۔ راقم مرزا محمد

بقیہ مضمون مولوی چراغعلی صاحب مدظلہ العالی

قال زید جو محمدؐ کا آزاد کیا ہوا غلام تھا اور محمدؐ نے
اُسے فرزندی مین رکھا تھا اک دن محمدؐ اُسے
دیکھنے کو اُسکے گھر گیا جون ہی محمدؐ کا پردہ اوٹھایا
زید کی جورو زینب پر اُسکی انکھہ پڑی اسکو حسن
و جمال پر تعجب کرکے دل سے اُسکا مایل ہوگیا اور

کہا ہے اسکی زبان سے سبحان اللہ تعالی اعظم
و تبارک اللہ احسن الخالقین ۰۰۰۰۰
چنانچہ یہ بات تفسیر کبیر کے دوسری جلد کے ۰۰ باب
مین یہ قصہ بالتفصیل مذکور ہوا ہے ۰۰۰۰۰
اقول یہ قصہ سرتاپا بالکل موضوع اور
سراسر افترا ہے۔ اسکی غرض بیان سے بطلان
ظاہر ہوتا ہے کیونکہ زینب جو بہشت مین جناب پیغمبر
کے قرابتمند تھی اسکو ہمیشہ آنحضرت دیکھا کرتے ہونگے
اور آنحضرت ہی کی تقویت سے زینب کو یہ مرتبہ
ہوا تھا اور نہ عرب مین پردہ کی رسم تھی۔ پس اتفاقیہ
کہین دیکھنا اور عاشق ہونا بے ایمانی سے اخراج کی
ہوی بات ہے۔ قال القشیری۔ وکیف یقال
راٰھا فاعجبتہ وھی بنت عمتہ ولم یزل یراھا منذ ولدت
ولا کان النساء یحتجبن منہ وھو زوجھا لزید۔ یعنے
کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ جناب پیغمبر نے زینب کو دیکھا
اور اسپر عاشق ہوگئے حالانکہ زینب جو انکی رشتہ مند
تھی اسکو وہ ہمیشہ سے جب سے وہ پیدا ہوی تھی دیکھتے
تھے اور نہ عورتون مین جناب پیغمبر سے پردہ کا
دستور تھا اور جناب پیغمبر نے ہی اُسکا زید سے
نکاح کر دیا تھا۔ شفاء قاضی عیاض و تفسیر کمالین
اور حیات القلوب کا حوالہ غیر کافی ہے کیونکہ وہان
پر اسکا نقل کیا جانا انکار اور اعراض کی صورت مین
ہے۔ اور علامہ مجلسی مصنف حیات القلوب ایسی

قصہ کی ہرگز تصدیق نہین فرماتے بلکہ اس روایت
کی توجیہ و تردید کرتے ہین۔ اور ہر ایک مصنف جس نے
اس قصہ کو نقل کیا محض نقل و حکایت کے طریق پر
لکھا ہے نہ کہ قبول اور تصدیق کے طور پر۔ مگر معترض
جو ایسے منقولات سے تمسک کرتے ہین انکی نادانی
ہے۔ اس امر کو ہم ابھی بیان کر چکے ہین کہ روایتون
کو اپنی کتاب مین نقل کرنا ان روایتون کو صحیح اور
قابل تسلیم ہونے کی دلیل نہین ہو سکتی کیونکہ کتابون
مین روایتون کے جمع کرنے والون کا اور مفسرین کا
یہی دستور رہا ہے کہ منقولات اور ہر قسم قصص متعلق
اکثر روایات اور جملہ محتملات بیان کرتے ہین بعضے
انمین تطبیق اور تصدیق کی تکلیف گوارا کرتے ہین
اور بعضے اونکو بغیر اپنی رائے ظاہر کئے چھوڑ دیتے
ہین۔ مگر ایسا نہین ہوتا کہ اس جمع کرنے والے
کو اس روایت کا معتقد یا مصدق تصور کیا جاوے
یہ تو دستور تالیف اور تصنیف کے خلاف ہے کیونکہ
اول تو ایسے کتابون (یعنے سیرت اور تفسیر)
کی وضع ہی کہے دیتی ہے کہ یہ مجموعہ روایات اور
جامع مشتات ہے اور دوسری ممکن نہین کہ کوئی
مولف مورخ ہو یا مفسر مختلف روایتون اور
مختلف اقوال کا معتقد ہو سکے۔

اس قدم پر ہم چند علمای شیعہ و سنی کا ذکر کرینگے
جنہون نے اس قصہ کو باطل اور مردود خلاف اعتقاد

اور موضوع ہونا بیان کیا ہے۔ چنانچہ علمای شیعہ
(۱) علامہ مجلسی صاحب حیات القلوب باب ۳۰
کا حوالہ پادری صاحب دیا ہے۔ (۲) میر فتح اللہ
شیرازی صاحب تفسیر منہج الصادقین (۳) سید
مرتضیٰ صاحب تنزیہ الانبیاء (۴) علامہ طبرسی صاحب
مجمع البیان (۵) ملا احمد نراقی صاحب سیف الامہ
وغیرہ اس قصہ باطل سے انکار اور اسکی بیہودگی
پر اصرار فرماتے ہین۔ اور علمای اہل سنت مین سے
(۱) امام نماہدی (۲) سید جمال الدین محدث صاحب
روضۃ الاحباب (۳) شیخ شہاب الدین (۴)
شیخ عبد الحق صاحب دہلوی مدارج (۵) صاحب تفسیر
کمالین (۶) علامہ عبد الرؤف سناوی (۷) علامہ
طبری (۸) قاضی قشیری (۹) ابو بکر ابن فورک
(۱۰) فقیہ ابو اللیث سمرقندی (۱۱) ابن عطار
(۱۲) قاضی عیاض صاحب شفا (۱۳) علامہ قرطبی
(۱۴) زہری (۱۵) قاضی ابو بکر ابن العلاء (۱۶)
قاضی ابو بکر ابن العربی (۱۷) سید شریف جرجانی
وغیرہم اس قصہ کو محض جھوٹا اور صریح بہتان بتلاتے
ہین۔ چنانچہ انکی تحریرین کتب مندرجہ ذیل مین دیکھی
جاوین۔ تفسیر منہج الصادقین تنزیہ الانبیاء۔
روضۃ الاحباب تفسیر کمالین۔ شفا فی حقوق المصطفیٰ
سیف الامہ۔ مجمع البیان۔ تفسیرات الاحمدیہ۔
مدارج النبوۃ۔ معالم التنزیل نسیم الریاض۔

مؤلف - علماے اسلام کو علاوہ بعض مصنف مزاج
اور موفق عیسائی عالمون نے بھی اس قصہ مین مناقفون
کے ارجاف اور یہودیون کے افتراء کو تسلیم کیا ہے
چنانچہ جارج سیل صاحب مترجم انگریزی قرآن سورہ
احزاب کے حاشیہ پر لکھتے ہین کہ منافقون اور یہودیون
نے اس قصہ کو بڑھایا ہے - فقط -

قال لیکن آیت کے وارد ہونیکا اصل سبب یہ ہے
کہ جسنے جانا کہ زینب کا ماجرا لوگون مین مشہور ہوگیا
اور لوگ اس سبب سے شک مین پڑے ہین کیونکہ
اس زمانہ کے عربون کے رسم وعادت کے موافق
لیپالک کی مطلقہ کو نکاح مین لینا جائز نہ تہا - تو اس نے
زینب کا عشق اپنی دل مین چہپایا - آخر کار جب عشق
کا غلبہ ہوا تو عیب چہپانے کو یہہ آیت وارد کی ؛ ؛
؛ انتہیٰ - **اقول** اس خیالی تقریر اور فرضی
تقریر سے بجز اسکے کہ معترض کی خباثت اور بد
باطنی ظاہر ہو اور کچہہ نہین نکلتا کیونکہ بجز افترا وبہتان
کے اور ایسے بدگمانی کی کیا سند اور ثبوت ہے -
علاوہ ازین اس بناوٹ پر بھی یہ تقریر درست
نہین اور نامطابق خلاف واقعہ اور غلط رہے کیونکہ
یہہ نکاح کا معاملہ جاہلیت کے رسم کے خلاف عمل
مین آیا اور اسی کے جایز قرار دینے کی لیے وہ آیت
صادر ہوی تو اس صورت مین ؛ زینب کا عشق دل
مین چہپانا اور آخر کار اسکا غلبہ ہونا ؛ اسکا کونسا

موقع امور زمانہ تھا - جب تو صرف اس رسم کے
خلاف عمل مین آجانے پر شک مین پڑے تھے اور
رسم کے خلاف اور ابطال کے حکم کے بعد آیندہ
ہوی - تو زینب کا ماجرا مشہور ہونا - اور اسکا
عشق دل مین چہپانا - کس موقع مین ہوا - یہ دونون
فقرے پادری صاحب کی بدنیتی اور ناواقفیت سے
خلاف حق صادر ہوے ہین اور چونکہ جہوٹ آپ سے
آپ ظاہر ہوجاتا ہے اس لئے یہ دونون فقرے
خلاف واقع ہونے کی وجہ سے نامطابق اور بے
موقع ہوگئے اور جہوٹ کہل گیا - جاء الحق
وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا -

قال اگر اسبات مین کوئی عیب ونقصان ہوتا
اور زینب کا نکاح کسی طرح اوس زمانہ کی عادات
وآداب وحیا کے برخلاف نہ سمجہا جاتا تو اس کے
حلال ہونے کی اک ایسی آیت کے ورود اور ایسی
ایک اذن مخصوص کے کیون ضرورت پڑے انتہیٰ

اقول ایام جاہلیت کے عرب کے نظر مین ایسا
نکاح بے شک قبیح تھا اور اسکو ہم تسلیم کرتے
ہین مگر اس امر سے کیا حاصل کیونکہ اس تقریر سے
بنا را عتراض نہین کہلتی - آیا پادری صاحب کو
رسوم جاہلیت کی حمایت سے صرف اسبات پر اعتراض
ہے کہ یہ نکاح رسوم جاہلیت کے خلاف ہوا اگر یہی
اعتراض ہے تو کوئی دینداری کی بات نہین -